الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

2564586: فیکس 2560300-2560400: فون www.jamiabinoria.net: ویب سائٹ darulifta@gmail.com: ای میل

Name :> **Ali Khan**
Address :> **Frankfurt Germany**
Subject :> **TALAQ**
Writer :> شاہ نواز عباس

Serial No :> **11413**
Fatwa No :>
Date :> **4/1/2011**
Email :>

Assalamoalaikom Muhtaram.
Main aap se ye pochna chahta hun,Ke agar koe musalman german national larki,Pakistan main musalman shakhs ke saat shaadi karti hai,Aur pir use nikah ke tehat visa documentation ke baad german le ati hai,Magar shuhar k maar peet aur na munasib rawaye ke baad 2 saal baad wo yaha german main Talaq ke liye apply karti hai,Aur us larki ku 1 saal baad yaha ke qanoon ke mutabiq Talaq hu jati hai,Jis main us larki ke shuhar ke bhi dastakhat hute hai,Magar ab wo larka kehta hai,Ke main es talaq ku nahi manta keo ke ye Islami qanoon ke mutabiq nahi ta,balke german law ke mutabiq ta.Mera sawal ye hai,Ke German law ke tehat agar talaq di jai,jis main shuhar ke dastakhat bhi hu,Magar us shuhar ne apne mun se 3 dafa talaq na di hu,Tu kiya ye Talaq hu jati hai,Ya nahi? Allah talah aap ku janat ul firdus main jaga de,aap ke jawaab ka shidat se intizaar rahe ga...Allah hafiz
(((Aap se request hai ke mere sawal ku apne page per online shaya na kiya jai....))))) JAZA KALLAH

السلام علیکم محترم! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی مسلمان جرمن نیشنل لڑکی، پاکستان میں مسلمان شخص کے ساتھ شادی کرتی ہے اور پھر اسے نکاح کے تحت ویزا کے کاغذات کے بعد جرمن لے آتی ہے مگر شوہر کے مار پیٹ اور نامناسب رویے کے دو سال بعد وہ یہاں جرمن میں طلاق کے لیئے درخواست دیتی ہے اور اس لڑکی کو ایک سال بعد یہاں کے قانون کے مطابق طلاق ہوجاتی ہے جس میں اس لڑکی کے شوہر کے بھی دستخط ہوتے ہیں مگر اب وہ لڑکا کہتا ہے کہ میں اس طلاق کو نہیں مانتا کیونکہ یہ اسلامی قانون کے مطابق نہیں تھا بلکہ جرمن قانون کے مطابق تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ جرمن قانون کے تحت اگر طلاق دی جائے جس میں شوہر کے دستخط بھی ہو مگر اس شوہر نے اپنے منہ سے تین دفعہ طلاق نہ دی ہو تو کیا یہ طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آپکے جواب کا شدت سے انتظار رہے گا انشاء اللہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کورٹ کے ذریعہ شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا گیا تھا اور اس نے اسے تسلیم کرتے ہوئے اس پر اپنے تصدیقی دستخط بھی کر دیئے تھے تو اس صورت میں مذکورہ تحریر میں جتنی طلاقیں درج اور شوہر سے مطلوب تھیں وہ تمام بلاشبہ واقع ہوگئی ہیں۔ اب اگر کورٹ کے مذکور فیصلہ کی فوٹو کاپی اردو ترجمہ کے ساتھ ای میل کردی جائے تو اس سلسلہ میں تفصیلی حکم سے بھی آگاہ کیا جا سکتا ہے۔

کما فی الشامیۃ: تحت (قولہ طلقت بوصول الکتاب)
ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقھا وقرأہ علی الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیھا فأتاھا وقع ان أقر الزوج انہ کتابہ

(جاری ہے.....)

اوقال للرجل ابعث به اليها، أوقال له اكتب نسخة وابعث بها اليها الخ- (ج ۳ ص ۲۴۷)-

وفي البزازية على هامش الهندية: كتب غير الزوج كتاب الطلاق وقرأه على الزوج فاخذه وختم عليه أوقال لرجل ابعث هذا الكتاب اليها فهذا بمنزلة كتابته بنفسه- (ج ۴ ص ۱۸۵) —

والله تعالى اعلم بالصواب
شاه نواز عباس عفی عنه
دار الافتاء جامعه بنوریه کراچی ۱۶۶
۱۸ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۹/ ۶/ ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۱ جمادی الآخرۃ ۱۴۳۲ھ

نائب رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

الجواب صحیح
عبد اللہ شوکت [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ ۱۲۵
۲۱ جمادی الثانیہ ۱۴۳۲ھ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ

دار الافتاء
۱۱۲۱۳
۲۷/۶/۱۴۳۲ھ
جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ کراچی

[illegible]
31/5/11